شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

رسالہ نمبر: 5

تخریج شدہ

پُراسرار بھکاری



مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی پاکستان۔ فون: 4921389-95/4126999 فیکس: 4125858
Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

﴿۷۸۶﴾ فہرست ﴿۹۲﴾

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پُراسرار بھکاری	۲	جہنم میں پھینکا جائے گا	۲۱
دولت سے زوال بھی ہے بقا نہیں	۱۳	مُردہ اُٹھ بیٹھا	۲۲
چار فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	۱۵	سُود کی مذمّت پر چار روایات	۲۳
قبر کے شعلے اور دھوئیں	۱۶	قبر بچھوؤں سے پُر تھی	۲۶
حرام مال کی خیرات نامقبول ہے	۱۹	داڑھی مونڈنے کی اُجرت حرام ہے	۲۷
لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں	۱۹	مالِ حرام کے شرعی احکام	۲۷
ٹیڑھی قبر	۲۰	ایثار کی مدنی بہار	۲۹

جنّت سے محروم کون؟

حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''چغل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(صحیح البخاری ج ۴ ص ۱۱۵، حدیث ۶۰۵۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

پُراسرار بھکاری [1]

شیطان لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ (32صَفحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پڑھ کر آپ ہکّے بکّے رہ جائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوسُ الاخبار ج۵ ص۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک صاحِب کا بیان ہے: مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں حضرتِ

---

[1] کچھ عرصہ پہلے یہ واقعہ بطورِ حقیقت ایک گجراتی اخبار میں شائع ہوا تھا۔ میں نے اسے بے حد عبرتناک پایا، لہٰذا اپنی یادداشت کے مطابق نیز کچھ تصرُّف کے ساتھ اپنے انداز میں تحریر کیا ہے تاکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے خوب خوب سامانِ عبرت مہیّا ہو۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ

سیِّدُنا غوث بہاؤُالحقّ وَالدِّین زکریاملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مزارِ پُراَنوار پر سلام عرض کرنے کے لئے میں حاضِر ہوا، فاتحہ کے بعد جب لوٹنے لگا تو ایک شخص پر میری نظر پڑی جو مشغولِ دُعا تھا۔ میں ٹھٹھک کر وہیں کھڑا رہ گیا۔ دراز قد، مگر بدن نہایت ہی کمزور اور چہرے پر اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ چونک کر کھڑے ہونے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے گلے میں پانی کا ایک ڈول لٹکا ہوا تھا جس میں اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں ڈبو رکھی تھیں، اُس کے چہرے کو بغور دیکھا تو کچھ آشنائی کی بُو آئی۔ میں اس کے فارِغ ہونے کا انتِظار کرنے لگا، جب اُس نے دعا ختم کی تو میں نے اُس کو سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دے کر میری طرف بغور دیکھا اور مجھے پہچان لیا۔ لمحہ بھر کے لئے اُس کے سُوکھے ہونٹوں پر پھیکی سی مُسکراہٹ آئی اور فوراً ختم ہوگئی پھر حسبِ سابق وہ اُداس ہوگیا۔ میں نے اُس سے گلے میں پانی کا ڈول لٹکانے اور اُس میں دائیں ہاتھ کی اُنگلیاں ڈبوئے رکھنے کا سبب دریافت کیا۔ اِس پر اُس نے ایک آہِ سرد،

دل بُہُت دَرد سے کھینچنے کے بعد کہنا شروع کیا:

میری ایک چھوٹی سی پرچُون کی دُوکان ہے۔ ایک بار میرے پاس آکر ایک بھکاری نے دستِ سُوال دراز کیا، میں نے ایک سِکّہ نکال کر اُس کی ہتھیلی پر رکھ دیا، وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ پھر دُوسرے دن بھی آیا اور اِسی طرح سِکّہ لے کر چلتا بنا۔ اب وہ روز روز آنے لگا اور میں بھی کچھ نہ کچھ اُس کو دینے لگا۔ کبھی کبھی وہ میری دُکان پر تھوڑی دیر بیٹھ بھی جاتا اور اپنے دُکھ بھرے افسانے مجھے سُناتا۔ اُس کی داستانِ غم نِشان سُن کر مجھے اُس پر بڑا ترس آتا، یُوں مجھے اُس سے کافی ہمدردی ہوگئی اور ہمارے درمیان ٹھیک ٹھاک یارانہ قائم ہوگیا۔ دِن گُزرتے رہے۔ ایک بار خِلافِ معمول وہ کئی روز تک نظر نہ آیا مجھے اُس کی فِکر لاحِق ہوئی کہ ہو نہ ہو وہ بے چارہ بیمار ہوگیا ہے ورنہ اتنے ناغے تو اُس نے آج تک نہیں کئے میں نے اُس کا مکان تو دیکھا نہیں تھا البتہ اتنا ضرور معلوم تھا کہ وہ شہر کے باہر ویرانے میں ایک جھونپڑی میں تنہا رہتا ہے۔ خیر میں تلاش کرتا ہوا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

بالآخر اُس کی جھونپڑی تک پہنچ ہی گیا۔ جب اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ہر طرف پُرانے چیتھڑے بکھرے پڑے ہیں، ایک طرف چند ٹُوٹے پُھوٹے برتن رکھے ہیں، الغرض دَر و دیوار غُربت و اِفلاس کے افسانے سُنا رہے تھے۔ ایک طرف وہ ایک ٹُوٹی ہوئی چارپائی پر لیٹا کَراہ رہا تھا، وہ سخت بیمار تھا اور ایسا لگتا تھا کہ اب جانبَر (جاں۔بَر) نہ ہو سکے گا۔ میں سلام کر کے اُس کی چارپائی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اُس نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی، اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا، میں بیٹھ گیا۔ بمُشکل تمام اُس نے لب کھولے اور مدہم آواز میں بولا: **بھائی!** مجھے مُعاف کر دو کہ میں نے تم سے بَہُت دھوکہ کیا ہے۔ میں نے حیرت سے کہا: وہ کیا؟ کہنے لگا: میں نے تم کو اپنے دُکھ دَرد کے جتنے بھی اَفسانے سُنائے وہ سب کے سب مَن گھڑت تھے اور اِسی طرح **گھڑی ہوئی داستانیں** سُنا سُنا کر میں لوگوں سے بھیک مانگتا رہا ہوں۔ اَب چُونکہ بچنے کی بظاہر کوئی اُمّید نظر نہیں آتی اِس لیے تمہارے سامنے حقائق کا

اِنکشاف کئے دیتا ہوں:

"میں مُتَوَسِّط الحال گھرانے میں پیدا ہوا، شادی بھی کی، بچے بھی ہوئے۔ میں کام چور ہو گیا اور مجھے بھیک مانگنے کی لت پڑ گئی۔ میری بیوی کو میرے اِس پیشے سے سخت نفرت تھی۔ اس سلسلے میں اکثر ہماری لڑائی ٹھنی رہتی۔ رَفتہ رَفتہ بچے جوان ہوئے میں نے اُن کو اعلیٰ دَرَجے کی تعلیم دِلوائی تھی۔ اُن کو بڑی بڑی مُلازمتیں مِل گئیں۔ اب وہ بھی مجھ پر خفا ہونے لگے۔ اُن کا مُصِر اِصرار تھا کہ میں بھیک مانگنا چھوڑ دوں لیکن میں عادت سے مجبور تھا، مجھے دولت سے بے حد پیار تھا اور بِغیر محنت کے آتی ہوئی دولت کو میں چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ آخرِ کار ہمارا اِختلاف بڑھتا گیا اور میں نے بیوی بچوں کو خیر باد کہہ کر اِس ویرانے میں جھونپڑی باندھ لی۔"

اتنا کہنے کے بعد اُس نے چیتھڑوں کے ایک ڈھیر کی طرف جو جھونپڑی کے ایک کونے میں تھا اِشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سے چیتھڑے

ہٹاؤ اس کے نیچے تمہیں چار بوریاں نظر آئیں گی اُن میں سے ایک بوری کا مُنہ کھول دو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ میں نے جُونہی بوری کا مُنہ کھولا تو میری آنکھیں پَھٹی کی پَھٹی رَہ گئیں اِس بُوری میں نوٹوں کی گڈیاں تہ دَرتِہ رکھی ہوئی تھیں اور یہ ایک اچھی خاصی رقم تھی۔ اب وہ بھکاری مجھے بڑا پُر اَسرار لگ رہا تھا۔ کہنے لگا: یہ چاروں بوریاں اِسی طرح نوٹوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے بھائی! دیکھو میں نے تم پر اعتماد کرکے اپنا سارا راز فاش کر دیا ہے اب تم کو میری وصیت پر عمل کرنا ہوگا، کروگے نا! میں نے حامی بھرلی تو کہا: دیکھو! میں نے اس دولت سے بڑا پیار کیا ہے، اِسی کی خاطر اپنا بھرا گھر اُجاڑا، نہ کبھی اچھا کھایا، نہ عُمدہ لباس پہنا، بس اس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہا۔۔۔۔ پھر تھوڑا رُک کر کہا، ذرا نوٹوں کی چند گڈیاں تو اُٹھا کر لاؤ کہ انہیں تھوڑا پیار کرلوں!! میں نے بوری میں سے چند گڈیاں نکال کر اس کی طرف بڑھادیں، اُس کی آنکھوں میں ایک دَم چمک آگئی اور اس نے

اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انہیں لے لیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا اور باری باری چومنے لگا، ہر ایک گڈی کو چومتا اور آنکھوں سے لگاتا جاتا اور کہتا جاتا کہ میری وصیّت خاص وصیّت ہے اور اس کو تمہیں پورا کرنا ہی پڑے گا اور وہ یہ ہے کہ میری زندگی بھر کی پونجی یعنی چاروں نوٹوں کی بوریوں کو تمہیں کسی طرح بھی میرے ساتھ دفن کرنا ہوگا۔ میں نے وعدہ کرلیا۔ وہ نہایت حسرت کے ساتھ نوٹوں کو چوم رہا تھا کہ اچانک اس کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گم ہوگئی، میں خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگا، اُس کا نوٹوں والا ہاتھ چارپائی کے نیچے کی طرف لٹک گیا، نوٹ ہاتھ سے گر پڑے۔ اور سر دوسری طرف ڈھلک گیا اور اُس کی رُوح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔

میں نے جلدی اپنے آپ پر قابو پالیا اور اس کے سینے وغیرہ سے اور نیچے سے بھی نوٹ اکٹھے کرکے اس بوری میں واپس ڈال دیئے۔ بوری کا منہ اچھی

طرح بند کر کے چاروں بوریاں حسبِ سابق تختوں میں چُھپا دیں۔ پھر چند آدمیوں کو ساتھ لے کر اس کی تکفین کی اور کسی بھی حیلے سے بڑی سی قبر کُھدوا کر حسبِ وصیت وہ چاروں بوریاں اُس کے ساتھ ہی دَفن کر دیں۔

کچھ عرصے بعد مجھے کاروبار میں خسارہ شروع ہو گیا اور نوبت یہاں تک آ گئی کہ میں اچھا خاصا مقروض ہو گیا۔ قرض خواہوں کے تقاضوں نے میرے ناک میں دم کر دیا، ادائے قرض کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی تھی۔ ایک دن اچانک مجھے اپنا وہی پُرانا یار پُراَسرار بھکاری یاد آ گیا۔ اور مجھے اپنی نادانی پر رہ رہ کر افسوس ہونے لگا کہ میں نے اُس کی **وصیت** پر عمل کر کے اتنی ساری رقم اس کے ساتھ کیوں دَفن کر دی۔ یقیناً مرنے کے بعد اُسے قبر میں اس کے مال نے کوئی نفع نہ دینا تھا، اگر میں اس مال کو رکھ لیتا تو آج ضرور مالدار ہوتا۔ مزید شیطان نے مجھے مشورے دینے شروع کیے کہ اب بھی کیا گیا ہے۔ وہاں قبر میں اب بھی وہ دولت سلامت ہوگی۔ میں نے کسی پر ابھی تک یہ راز ظاہر کیا ہی نہیں

ہے، حیلہ کر کے میں نے تو بوریاں دفن کی ہیں، وہ اب بھی قبر میں موجود ہوں گی۔ شیطان کے اِس مشورے نے مجھ میں کچھ ڈھارس پیدا کی اور میں نے عزم کرلیا کہ خواہ کچھ بھی ہوجائے میں وہ نوٹوں کی بوریاں ضرور حاصل کر کے رہوں گا۔

ایک رات کُدال وغیرہ لے کر میں قبرِستان پہنچ ہی گیا۔ میں اب اُس کی قبر کے پاس کھڑا تھا، ہر طرف ہولناک سناٹا اور خوفناک خاموشی چھائی ہوئی تھی، میرا دل کسی نامعلوم خوف کے سبب زور زور سے دَھڑک رہا تھا اور میں پسینے میں شرابُور ہو رہا تھا۔ آخِرِ کار ساری ہمّت جَمْع کر کے میں نے اُس کی قبر پر کُدال چلا ہی دی۔ دو تین کُدال چلانے کے بعد میرا خوف تقریباً جاتا رہا، تھوڑی دیر کی محنت کے بعد میں اُس میں ایک مُناسِب سا شِگاف کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اب بس ہاتھ اندر بڑھانے ہی کی دیر تھی لیکن پھر میری ہمّت جواب دینے لگی، خوف و دہشت کے سبب میرا

سارا وجود تھر تھر کانپنے لگا، طرح طرح کے ڈراؤنے خیالات نے مجھ پر غلبہ پانا شُروع کیا، ضمیر بھی چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ لوٹ چلو اور مالِ حرام سے اپنی عاقبت کو برباد مت کرو لیکن بالآخر حرص وطمع غالب آئی اور مالدار ہو جانے کے سُنہرے خواب نے ایک بار پھر ڈھارس بندھائی کہ اب تھوڑی سی ہمت کر لو منزلِ مُراد ہاتھ میں ہے۔ آہ! دولت کے نشے نے مجھے انجام سے بالکل غافل کر دیا اور میں نے اپنا سیدھا ہاتھ قبر کے شِگاف میں داخل کر دیا!! ابھی پوری طرح ٹٹول ہی رہا تھا کہ میرے ہاتھ میں انگارا آ گیا۔ دَرد و کرب سے میرے مُنہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی اور قبرستان کے بھیانک سناٹے میں گم ہو گئی، میں نے ایک دَم اپنا ہاتھ قبر سے باہر نکالا اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ میرا ہاتھ بُری طرح جُھلس چکا تھا اور مجھے سخت جلن ہو رہی تھی، میں نے خوب رو رو کر بارگاہِ خُداوندی عزوجل میں توبہ کی میرے ہاتھ کی جلن نہ گئی۔ اب تک بے شمار ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج بھی کرا چکا ہوں لیکن ہاتھ کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر درودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

جلن نہیں جاتی۔ ہاں اُنگلیاں پانی میں ڈبونے سے کچھ آرام ملتا ہے۔ اسی لیے ہر وقت اپنا دایاں ہاتھ پانی میں رکھتا ہوں۔

اُس شخص کی یہ رِقّت انگیز داستان سُن کر میرا دل ایک دم دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا۔ دنیا کی دولت سے مجھے نفرت ہوگئی اور بے ساختہ قرآنِ عظیم کی یہ آیات مجھے یاد آگئیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝	ترجمۂ کنزالایمان: اللہ (عزوجل) کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔
(پ ۳۰، التکاثر ۱، ۲)	

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مال کی محبت نے کس قدر تباہی مچائی۔ بھکاری اپنے مالِ حرام کو چُومتے چُومتے مرا اور اُس کا دوست اس مالِ حرام کو حاصل کرنے گیا تو اِس مصیبت میں پڑا۔ اللہ عزوجل اُس پُراسرار

بھکاری اور اُس کے دوست کے گناہوں کو معاف فرمائے اور ان دونوں کی بے حساب مغفرت کرے اور یہ دعائیں ہم گنہگاروں کے حق میں بھی قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے　　جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

دولت سے دوا مل سکتی ہے شفا نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے لیے ان کی لرزہ خیز داستان میں عبرت کے بیشمار مَدَنی پھول ہیں۔ ہر وقت مال و دولت کی حرص وطمع میں رَچے بسے رہنے والوں کے لیے، جمع مال کی ہوس میں حلال وحرام کی تمیز اُٹھا دینے والوں کیلئے، کاروباری مشغولیات کے سبب نماز کی جماعت

بلکہ مَعَاذَاللہ عزوجل نَمازیں برباد کر دینے والوں کے لیے اور زندگی کا سُکون صرف اور صرف مال و دولت میں تلاش کرنے والوں کے لیے عبرت ہی عبرت ہے۔ یاد رکھئے! دولت سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے، شِفا نہیں خریدی جاسکتی۔ دولت سے دوست تو مل سکتے ہیں مگر وفا نہیں مل سکتی۔ دولت سبب ہلاکت تو ہو سکتی ہے مگر اسکے ذریعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔ دولت سے شُہرت تو حاصل ہو سکتی ہے مگر عزّت حاصل نہیں ہو سکتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "پُراسرار بھکاری" کی لرزہ خیز داستان میں پیشہ ور بھکاریوں کیلئے بھی عبرت کے مَدَنی پھول ہیں۔ یاد رکھئے! بطورِ پیشہ بھیک مانگنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، جو بلا اجازتِ شَرعی سُوال کرتا ہے وہ جہنّم کی آگ اپنے لئے طلب کرتا ہے اور اِس طرح جتنی رقم زیادہ حاصل کریگا اُتنا ہی نار (یعنی آگ) کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اِس ضمن میں چار احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمائیے۔

چار فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: ﴿۱﴾ جو شخص لوگوں سے سُوال کرے، حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔" (شعب الایمان ج۳ ص ۲۷۴ حدیث ۳۵۲۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ﴿۲﴾ "جو شخص بغیر حاجت سُوال کرتا ہے، گویا وہ **انگارا** کھاتا ہے (المعجم الکبیر، ج۴ ص ۱۵ حدیث ۳۵۰۶ دار احیاء التراث العربی بیروت) ﴿۳﴾ "جو مال بڑھانے کے لیے سُوال کرتا ہے، وہ **انگارے** کا سُوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سُوال کرے (صحیح مسلم ص ۵۱۸، حدیث ۱۰۴۱ دار ابن حزم بیروت) ﴿۴﴾ جو شخص لوگوں سے سُوال کرے، اس لیے کہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ جہنّم کا گرم پتھر ہے، اب اسے اختیار ہے، چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ طلب کرے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۵ ص ۱۶۶ حدیث ۳۳۸۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

(۲) قَبر کے شُعلے اور دُھونیں ۱؎

وہ پانچوں وقت پابندی سے نماز پڑھتے تھے، مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے سخی دل بھی تھے، دل کھول کر غریبوں اور بیواؤں کی اِمداد کیا کرتے، کئی یتیم بچّیوں کی شادیاں بھی کروادیں، حج بھی کیا ہوا تھا۔ 1973ء کی ایک صُبح اُن کا اِنتِقال ہوگیا۔ بے حد ملنسار اور با اَخلاق ہونے کے سبب اہلِ محلہ مرحوم سے بہُت مُتأثِّر تھے لہٰذا سوگواروں کا تانتا بندھ گیا۔ ان کے جنازے میں بھی لوگوں کا کافی ازدحام تھا۔ سب لوگ قبرِستان آئے۔ قَبْر کھود کر تیار کر لی گئی۔ یُوں ہی میِّت قَبْر میں اُتارنے کے لئے لائے کہ غَضَب ہوگیا! یکا یک قَبْر خود بخود بند ہوگئی!! سارے لوگ حیران رہ گئے، دوبارہ زمین کھودی گئی۔ جب میِّت اُتارنے لگے تو پھر قَبْر خود بخود بند ہوگئی! سارے لوگ حیران و پریشان تھے، ایک

۱؎ یہ لرزہ خیز داستان بطورِ حقیقت نوائے وقت میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ برائے عبرت کچھ تصرُّف کے ساتھ اپنے انداز میں پیش کی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے دُرود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

آدھ بار مزید ایسا ہی ہوا، آخرِ کار چوتھی بار تدفین میں کامیاب ہو ہی گئے۔ فاتحہ پڑھ کر سب لوٹے اور ابھی چند ہی قدم چلے تھے کہ ایسا محسوس ہوا جیسے زمین زور زور سے ہل رہی ہے! لوگوں نے بے ساختہ پیچھے مُڑ کر دیکھا تو ایک ہوش اُڑا دینے والا منظر تھا۔ آہ! قبر میں دراڑیں پڑ چکی تھیں، اس میں سے آگ کے شعلے اور دھوئیں اُٹھ رہے تھے اور قبر کے اندر سے چیخ وپکار کی آواز بالکل صاف سُنائی دے رہی تھی۔ یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر سب کے اَوسان خطا ہوگئے اور جس سے جس طرح بن پڑا بھاگ کھڑا ہوا۔ لوگ حیرت زدہ اور بے حد پریشان تھے کہ بظاہر نیک، سخی اور با اَخلاق انسان کی آخر ایسی کون سی خطا تھی جس کے سبب یہ اس قدر ہولناک عذابِ قبر میں مبتلا ہوگیا۔ تحقیق کرنے پر اس کے حالات کچھ یُوں سامنے آئے: "مرحوم بچپن ہی سے بہُت ذہین تھا، ماں باپ نے اعلیٰ تعلیم دلوائی، جب خوب پڑھ لکھ لیا تو کسی طرح بھی سفارش یا رشوت کے زور پر ایک سرکاری محکمہ میں ملازمت

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔

اختیار کرلی۔ رِشوت کی لت پڑگئی۔ رِشوت کی دولت سے پلاٹ بھی خریدا اور اچھا خاصا بینک بیلنس بھی بنایا۔ اِسی سے حج بھی ادا کیا اور ساری سخاوت بھی اِسی مالِ حرام سے کیا کرتا تھا۔" **ہم قہرِ قہار اور غضبِ جبار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

حُسنِ ظاہر پر اگر تُو جائے گا ‏ ‏ عالمِ فانی سے دھوکہ کھائے گا
یہ مُنَقَّش سانپ ہے ڈس جائے گا ‏ ‏ کر نہ غفلت یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مالِ حرام حاصل کرنے والے کا کس قدر لرزہ خیز انجام ہوا۔ یاد رکھئے! بحکمِ حدیث، رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ج ۱ ص ۵۵۰ حدیث ۲۰۲۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حرام مال کی خیرات نا مقبول ہے

حرام مال سے کیے جانے والے نیک کام بھی قبول نہیں کیے جاتے، کیونکہ اللہ عزوجل پاک ہے اور پاک مال ہی کو قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص حرام مال کماتا ہے اور پھر صدقہ کرتا ہے اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خرچ کرے گا تو اس کے لیے اُس میں برکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے دوزخ کا زادِ راہ ہوگا۔ (شرح السنة للبغوی ج۴ ص۲۰۶،۲۰۵ حدیث ۲۰۲۳ دارالکتب العلمیة بیروت)

لُقمۂ حرام کی تباہ کاریاں

منقول ہے: بنی آدم کے پیٹ میں جب حرام کا لقمہ پڑا، تو زمین و آسمان کا ہر فرشتہ اُس پر لعنت کریگا، جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مریگا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۱۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(۳) ٹیڑھی قَبْر

۲۷ جُمادَی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ کو ایک پولیس افسر کا جنازہ راولپنڈی رتّہ امرال قبرستان میں لایا گیا، جب اسے قَبْر میں اُتارا جانے لگا تو یکا یک قَبْر ٹیڑھی ہوگئی! پہلے پہل تو لوگوں نے اسے گورکن کا قُصور قرار دیا۔ دوسری جگہ قَبْر کھودی گئی، جب میّت کو اُتارنے لگے تو قَبْر ایک بار پھر ٹیڑھی ہوگئی!! اب لوگوں میں خوف و ہراس پھیلنے لگا۔ تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ قَبْر حیرت انگیز حد تک اس قدر ٹیڑھی ہوجاتی کہ تدفین ممکن نہ رہتی۔ بالآخر شُرَکائے جنازہ نے مل جُل کر مرحوم کیلئے دعائے مغفِرت کی اور پانچویں قَبْر میں ہر حال میں تدفین کا فیصلہ کیا گیا۔ چُنانچہ پانچویں بار قَبْر ٹیڑھی ہونے کے باوُجود زبردستی پھنسا کر میّت کو اُتار دیا گیا۔ ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پولیس افسر کے اِس لرزہ خیز واقِعہ میں عبرت ہی عبرت ہے۔ اللہ عزوجل بہتر جانے اُس پولیس افسر کے کیا کیا گناہ تھے جس کی وجہ سے اُس کو لوگوں کیلئے سامانِ عبرت بنا دیا گیا! جس کو عُہدہ و منصب اور اِقتِدار کی خواہش ہو وہ یہ روایت غور سے مُلاحَظہ کرے:

جہنّم میں پَھینکا جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجَلّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص دس افراد کا حاکم بنا پھر ان کے درمیان فیصلے

کرتا رہا، لوگوں نے اس کے فیصلے پسند کیے ہوں یا ناپسند۔ قیامت کے دن اُسے اِس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اُس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے۔ اب اگر (دنیا میں) اللہ عزوجل کے نازل فرمائے ہوئے اَحکام کے مطابق فیصلہ کیا ہوگا اور رشوت بھی نہ لی ہوگی اور نہ ہی ظُلم کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو آزاد فرمادے گا اور اگر اللہ عزوجل کے نازِل فرمُودہ اَحکام کیخلاف فیصلہ کیا ہوگا، رشوت بھی لی ہوگی اور نا انصافی کی ہوگی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھا جائے گا پھر اسے جہنّم میں پھینک دیا جائے گا تو یہ جہنّم کی تہ تک پانچ سو سال میں بھی نہ پہنچ سکے گا۔ (المستدرک للحاکم ج۵ ص۱۴۰ حدیث ۷۱۵۱ دار المعرفۃ بیروت)

(۴) مُردہ اٹھ بیٹھا

جوہر آباد (پنجاب) کے ایک کپڑے کے تاجر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطلاع کے مطابق قبرستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں

بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحب نے بھی نیت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹا دیا۔ تین مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا سود خور تھا؟ انہوں نے اِثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اِس پر امام صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاش قبر میں رکھی تو قبر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مٹی وغیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ **ہم قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

سُود کی مذمّت پر چار روایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس طرح کے لرزہ خیز واقِعات بندوں کو گناہوں کے انجام سے ڈرانے اور سنّتوں بھرے رَستے پر چلنے کی ترغیب کیلئے

دکھائے جاتے ہیں۔ عبرت کیلئے کبھی کبھی ظاہر کی جانے والی سزاؤں کے مناظر کے علاوہ مزید خوفناک عذاب کا سلسلہ بھی اُن گنہگاروں کیلئے ہوسکتا ہے۔ اِس لرزہ خیز واقِعہ میں مرنے والے کو "سود خور" ظاہر کیا گیا ہے۔ واقعی سُود کی بھی بُہت زیادہ نُحوست ہوتی ہے۔ اِس کو سمجھنے کیلئے چار احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمایئے: ﴿۱﴾ صحیح مسلم شریف کی حدیث ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے لعنت فرمائی سُود لینے والے اور دینے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہی کرنیوالوں پر اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں۔ (صحیح مُسلِم ص ۸۶۲، حدیث ۱۵۹۸ دار ابن حزم بیروت) ﴿۲﴾ سنن ابن ماجہ میں ہے: نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: سُود ۷۳ گناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زِنا کرے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۷۲ حدیث ۲۲۷۴، ۲۲۷۰ مُلتقطاً مِنَ الْمَسْلَکَیْن) ﴿۳﴾ مُسنَدِ امام احمد بن حنبل میں ہے: جو شخص جان بوجھ کر سُود کا ایک درہم کھائے، تو چھتیس دفعہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند امام

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

احمد بن حنبل ج۸ ص۲۲۳، حدیث ۲۲۰۱۶ دارالفکر بیروت)

﴿4﴾ سُنَن ابن ماجہ میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار، جناب احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، ان میں سانپ تھے، جو پیٹوں کے باہر سے بھی نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی، وہ سُود کھانے والے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ج۳ ص ۷۱، ۷۲ حدیث ۲۲۷۳ دار المعرفۃ بیروت)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے، تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بیقرار ہو جاتا ہے، تو سمجھ لو! کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں بچھوؤں سے بھر جائے، تو اُس کی تکلیف و بیقراری کا کیا حال ہوگا، رب (عزوجل) کی پناہ۔ (مراۃ المناجیح ج ٤ ص ۲۰۹ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

فرمانِ مصطفٰی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم): جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(۵) قَبْر بِچّھوؤں سے پُر تھی

کسی گاؤں میں ایک حجّام کا آخری وقت تھا، لوگوں نے اس سے کہا "کلمہ پڑھ لے"[1] اُس نے جواب نہ دیا۔ پھر کہا: "کلمہ پڑھ" موت کی سختی کے سبب اُس نے معاذَاللّٰہ کلمہ شریف کو گالی دی[2] کچھ دیر بعد اُس کا انتقال ہوگیا۔ جب دفن کرنے لگے تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کیونکہ قبر بچھوؤں سے بھری پڑی تھی۔ اس قبر کو لوگوں نے بند کردیا اور دوسری جگہ قبر کھودی۔ آہ! وہ قبر بھی بچھوؤں سے پُر تھی۔ چنانچہ اسی حالت میں حجّام کی لاش کو قبر میں ڈال کر قبر بند کردی گئی۔ ہم قہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی

---

[1] تلقین کا یہ طریقہ غلط ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بلند آواز سے کلمہ شریف کا وِرد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔ [2] "بہارِ شریعت حصہ 4 صفحہ 158" پر ہے مرتے وقت معاذاللہ اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (درمختار ج ۳ ص ۹۶ دار المعرفۃ بیروت)

پناہ کے طلبگار ہیں۔

داڑھی مونڈنے کی اُجرت حرام ہے

وہ نائی صاحبان جو داڑھی جیسی عظیم الشان سنّت کو معاذ اللہ عزوجل مُونڈنے یا کتر کر ایک مُٹھی سے گھٹانے والا خوفناک جُرم کر کے روزی کا سامان کرتے ہیں وہ اِس لرزہ خیز واقِعہ سے عبرت حاصل کریں۔ نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح جو اُجرت حاصِل ہوتی ہے وہ بھی حرام و خبیث ہے۔ ساتھ ہی ساتھ داڑھی مُنڈوانے والے اور ایک مُٹھی سے گھٹانے والے بھی قہرِ خداوندی عزوجل سے ڈریں کہ ان کا یہ فِعل حرام ہے۔ وقارُ الفتاوی جلد 1 صَفْحہ 259 پر ہے: ''داڑھی مُونڈنا حرام ہے، یہ کام کرنا بھی حرام ہے، کسی سے کروانا بھی حرام اور اس کی اُجرت بھی حرام ہے۔''

مالِ حرام کے شَرعی احکام

حرام مال کی دو صورتیں ہیں: (۱) ایک وہ حرام مال جو چوری،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

رشوت، غصب اور انہیں جیسے دیگر ذرائع سے مِلا ہو اس کو حاصل کرنے والا اس کا اصلاً یعنی بالکل مالِک ہی نہیں بنتا اور اس مال کے لئے شرعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اسی کو لوٹا دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو وارثوں کو دے اور ان کا بھی پتا نہ چلے تو بلا نیّتِ ثواب فقیر پر خیرات کر دے (۲) دوسرا وہ حرام مال جس میں قبضہ کر لینے سے مِلکِ خبیث حاصل ہو جاتی ہے اور یہ وہ مال ہے جو کسی عقدِ فاسد کے ذریعہ حاصل ہوا ہو جیسے سُود یا داڑھی مُونڈنے یا خشخشی کرنے کی اُجرت وغیرہ۔ اس کا بھی وُہی حکم ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کو مالِک یا اس کے وُرثاء ہی کو لوٹانا فرض نہیں اوّلاً فقیر کو بھی بلا نیّتِ ثواب خیرات میں دے سکتا ہے۔ البتّہ افضل یِہی ہے کہ مالِک یا وُرثا کو لوٹا دے۔ (ماخوذ از: فتاوی رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱، ۵۵۲ وغیرہ)

کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

ایثار کی مَدَنی بہار

ایک اسلامی بہن کے ساتھ پیش آنے والی ایک مَدَنی بہار مختصراً عرض خدمت ہے: بمبئی کے ایک علاقے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (پیر شریف ۲۲ صفرُ المظفّر ۱۴۲۸ھ بمطابق 12.3.2007) کے اختتام پر ایک ذمّہ دار اسلامی بہن کے پاس کسی نئی اسلامی بہن نے اپنی چپل کی گمشدگی کی شکایت کی۔ ذمّہ دار اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اپنی چپل کی پیش کش کی وہاں موجود ایک دوسری اسلامی بہن جن کو مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے تقریباً سات ماہ ہوئے تھے اُس نے آگے بڑھ کر یہ کہتے ہوئے کہ" کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!" باصرار اپنی چپلیں پیش کر کے اُس نئی اسلامی بہن کو قبول

کرنے پر مجبور کردیا اور خود پابَرَہنہ (یعنی ننگے پاؤں) گھر چلی گئی۔ رات جب سوئی تو اُس کی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنا چاند سا چہرہ چمکاتے ہوئے جلوہ فرما ہیں نیز ایک مُعَمَّر (مُ۔عَم۔مَر) مبلِّغ دعوتِ اسلامی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجائے قدموں میں حاضر ہیں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لبہائے مبارکہ کو جُنبِش ہوئی رحمت کے پھول جَھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: بیچِیک ایثار کرتے وَقت تمہاری زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ'' کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر میں اِتنی قربانی بھی نہیں دے سکتی!'' ہمیں بہُت پسند آئے۔ (علاوہ ازیں بھی حوصلہ افزائی فرمائی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ایثار کی بھی کیا خوب مَدَنی بہار ہے! نیز ایثار کی فضیلت کے بھی کیا

ہی انوار ہیں! دو جہاں کے تاجدار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ پُر بہار ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اس خواہش کو روک کر (دوسروں کو) اپنے اوپر ترجیح دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۷۷۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ اپنی آخرت کی بہتری کی خاطر مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے ہر ماہ صرف تین دن کی قربانی نہیں دے سکتے!!! مقامِ غور ہے! کیا دعوتِ اسلامی کی خاطر اتنی قربانی بھی نہیں دے سکتے؟

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

یا ربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم! ہمیں خوش دلی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب ایثار کرنے کی توفیق مرحمت فرما اور ہمیں

مدینۂ منورہ میں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں بے حساب داخِلہ عنایت کر اور اپنے مَدَنی حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کے پڑوس میں جگہ عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفّار ہے ترا یا رب

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

٧٨٦

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ





سُنّت کی بہاریں

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مدنی قافلوں** میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مدنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ **اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"۔** **اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**

اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ **اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی:۔ شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045 — حیدرآباد:۔ فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211

لاہور:۔ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679 — ملتان:۔ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192

سردارآباد (فیصل آباد):۔ امین پور بازار۔ فون: 2632625 — راولپنڈی:۔ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ۔ فون: 4411665

آزاد کشمیر:۔ چوک شہیداں میرپور۔ 058610-82772